ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
etitor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.5,Issue No.3(2023)
(October to December)

لُغت اور فرہنگ : بنیادی مباحث

Lughat and Farhung: Basic Discussions

ڈاکٹر قدیر انجم باجوہ

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

ڈاکٹر عظمت رباب

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

Dr. Qadeer Anjum Bajwa

Assistant Professor,Department of Urdu,Lahore College for Women University ,Lahore

Dr. Azmat Rubab

Associate Professor, Department of Urdu,Lahore College for Women University ,Lahore

Abstract:

Dictionary and Glossary play pivotal role in understanding the basic structure of a language. These are not just a collection of words and their meanings rather are reflection of linguistic history and of social attitudes of the linguists. Picture of a civilization can be painted in the light of the language of its era. Additionally, the power of expression of a language is directly reflective of the political and social success of a civilization. A language can claim to be fully developed and perfect when and only when it has the words that have the ability to express and explain every sort of subjects that can come across human beings in any phase of their lives hence in a nutshell, Dictionary and Glossary not onlyHelp in understanding the language itself but also in understanding the individual and collective Behaviors of speakers of that language-

Keywords: Dictionary, Glossary, linguistic, additionally, civilization, explain, behaviors-

کسی زبان کی ترقی اور قوت اظہار کا اندازہ اس کے ذخیرہ الفاظ سے ہوتا ہے۔ اگر زبان میں ہر موقع کی مناسبت سے الفاظ موجود ہوں اور وہ ہر طرح کے موضوعات کی وضاحت و تشریح پر قدرت رکھتے ہوں تو ایسی زبان کامل اور ترقی یافتہ کہلائے گی۔ لغت زبان میں شامل الفاظ کے معنی پر مشتمل فرہنگ کا نام ہے جس میں الفاظ الف بائی ترتیب سے درج کیے جاتے ہیں۔

لغت نویسی کا کام اتنا سہل نہیں ہے جتنا بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے۔ کسی زبان کے تمام تحریری سرمایے سے الفاظ کو یکجا کرنا بذاتِ خود ایک مشکل کام ہے اور اردو زبان کے سلسلے میں ایک دشواری یہ بھی ہے کہ آج تک سارے متون شائع ہی نہیں ہو سکے اور تمام مخطوطات تک رسائی مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن معلوم ہوتی ہے چناچہ ایک مکمل اور جامع لغت کا خواب ہنوز تشنہء تعبیر ہے۔ الفاظ جمع کرنے کے بعد اگلا مرحلہ لغت کے مرتب کرنے کا آتا ہے۔ لغت کی بنیادی غرض وغایت الفاظ کے معانی پیش کرنا ہے لیکن کسی بھی زبان میں دو لفظ کامل طور پر ہم معنی نہیں ہوتے ان میں کچھ نہ کچھ امتیازی خصوصیت اور ایک باریک فرک ضرور ہوتا ہے اور

یہی مشکل اردو زبان کا لغت مرتب کرنے میں بھی پیش آتی ہے۔ لغت کا دوسرا مقصد الفاظ کا املا اور تلفظ متعین کرنا ہے بد قسمتی سے اردو املا کو ابھی تک حتمی شکل نہیں دی جا سکی۔ اگرچہ رشید حسن خاں اور دیگر اہل قلم نے کوشش کی ہے لیکن ہنوز یہ موضوع کسی حتمی فیصلے کا منتظر ہے۔

لغت کا تیسرا مقصد الفاظ کے ماخذ کی نشاندہی کرنا ہے۔ دنیا کی کوئی زبان یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ اس میں کسی اور زبان آمیزش نہیں۔ ماہرین لسانیات ابھی تک اردو زبان کے آغاز کے کسی بھی نظریے پر متفق نہیں ہو سکے چناچہ بیشتر الفاظ کے مآخذ کی نشاندہی کا مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکا۔ مالک رام اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> "ہندوستان میں بیسیوں زبانیں اور بولیاں ہیں، لامحالہ اُردو کی ساخت پر داخت پر ان کا اثر پڑا ہو گا۔ پندرھویں سولھویں صدی سے یہ ملک یورپ کی مختلف اقوام کی آماجگاہ رہا ہے۔ ہر ایک ہر ایک زبان الگ اور ہر ایک حلقہ اثر الگ۔ ان زبانوں کے الفاظ بھی ہم نے کبھی جوں کے توں اور کبھی توڑ مروڑ کر اپنا لیے۔ یہ ہماری بول چال میں یوں رس بس گئے ہیں کہ آج کسی کو سان گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ ہمارے اپنے گھر کے دیے کی روشنی نہیں بلکہ مانگے کا اجالا ہے۔ مثال کے طور پر ایک لفظ "اناڑی" لیجیے۔ آج سے ہزاروں سال پیشتر آریہ لوگ اس ملک میں وارد ہوئے۔ آریہ کے لغوی معنی ہیں شریف معزز آدمی۔ انہوں نے اپنی ہیکڑی دکھانے کو یہاں کے باشندون کو اَن۔ آریہ (اناریہ) کا خطاب دے دیا بالکل اسی طرح جیسے عرباں نے اپنی زبان کی برتری اور فصاحت و بلاغت کا سکہ بٹھانے کو تمام غیر عربوں کا نام عجم (یعنی گونگا) رکھ دیا تھا۔ آپ نے کئی لوگوں کے نام کے ساتھ ذات کا نشان نایر یا نیّر دیکھا ہو گا، وہ دراصل یہی اناریہ تھا، جو مرورِ زمانہ نایر یا نیّر بن گیا اور اسی سے ہمارا لفظ اناڑی بنا ہے معنوں میں تغیر ہونا ہی چاہیے تھا اب ہم اسے احمق، بیوقوف، ناتجربہ کار کے معنوں میں بولتے ہیں۔ ایک اور لفظ لیجیے، کہرام بمعنی رونا دھونا، شور و شیون، واویلا۔ بعض اصحاب نے اسے قہر عام کی بگڑی ہوئی شکل لکھا ہے یہ ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ آپ نے ہندوؤں کی ارتھی شمشان گھاٹ جاتے ضرور دیکھی ہو گی۔ جنازے کے ساتھ جانے والے لوگ وقفے وقفے سے کہتے جاتے ہیں: کہورام؛ بھائی کہو رام ؛ رام رام سَت (ستیہ) سے کچھ لوگ (خاص کر عورتیں) بین بھی کرتی جاتی ہیں۔ میرے نزدیک ہمارا لفظ "کہرام" اسی "کہورام" کی دوسری شکل ہے۔ مدعا یہ ہے کہ الفاظ کے ماخذ کا مسئلہ بہت ٹیڑھا ہے عین ممکن ہے کہ ہم پوری کوشش کے باوجود صحیح ماخذ معلوم کرنے میں ناکام رہیں۔"(۱)

اسی طرح ڈاکٹر سہیل بخاری نے صوتی تبادل کے ذریعے الفاظ کے مآخذ تلاش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ابھی تک کوئی متفقہ رائے سامنے نہیں آسکی۔ لغت اور فرہنگ کسی بھی زبان کی مبادیات اور اساسی ڈھانچے کو سمجھنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے، یہ صرف الفاظ و مفاہیم کا مجموعہ نہیں ہوتی بلکہ لسانی تاریخ اور اہل زبان کے سماجی رویوں کی عکاس بھی ہے۔ کسی بھی تہذیب کا عکس اس عہد کی زبان کے خدوخال سے تلاش کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ لفظوں کی تہہ میں اتر کر مفاہیم کے ساتھ ساتھ تہذیبی اور معاشرتی رویوں تک رسائی حاصل کی جائے لیکن اُردو لغات اس حوالے سے تہی دامن ہیں۔

لغت عربی زبان کا لفظ ہے، مذکر ہے جب کہ فرہنگ فارسی زبان کا ہے اور مؤنث ہے۔ اُردو میں فرہنگ دو معنوں میں استعمال ہوتی ہے، ایک عمومی لغت جیسے فرہنگِ آصفیہ، فرہنگِ تلفظ اور فرہنگِ عامرہ وغیرہ۔ دوسرے مفہوم کے مطابق کسی متن کے سیاق و سباق کے حوالے سے الفاظ کا مفہوم درج کرنا۔ مخطوطات اور متون عموماً قدیم زمانے یا گزرے ہوئے ادوار سے تعلق رکھتے ہیں یا ایسے علاقوں اور ملکوں سے ہوسکتے ہیں جن کی زبان اور ذخیرۂ الفاظ سے قارئین پوری طرح آگاہ نہ ہوں، ایسے متون کی تدوین کرنے کے ساتھ ساتھ مدون ان متون میں استعمال شدہ ایسے الفاظ، تراکیب، محاورات، روزمرہ اور اصطلاحات کی فہرستیں، ان کے معانی اور مفاہیم کے ساتھ، متن کے آخر میں درج کر دیتا ہے تاکہ قارئین کو اس متن کے سمجھنے میں آسانی ہو، اس کے ساتھ ساتھ الفاظ کا ایسا استعمال جو مروجہ دور سے ہٹ کر ہو وہ بھی قدیم مفہوم کے ساتھ درج کرتا ہے۔ مختلف فنون اور پیشوں کی مخصوص اصطلاحات کے معانی اور چیزوں کے نام میں فرق وغیرہ کا بھی اس میں اظہار کیا جاتا ہے۔

فرہنگ، مُدوِن کا ایک اہم کام سے جس سے متن کی افادیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ لغت اور فرہنگ سے استفادہ کرنے والوں کو دو طبقات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اوّل وہ لوگ جو کسی وقتی ضرورت کے تحت کسی لفظ کا مفہوم جاننے کی کوشش کرتے ہیں اور دوم وہ لوگ جو الفاظ پر مستقل غور و فکر کرتے ہیں اور ان کی لسانی تشکیل اور عہد بہ عہد ان کے املا اور استعمال کے لحاظ سے معنی میں جو تبدیلیاں آتی ہیں ان کا جائزہ لیتے ہیں۔ دوسری ذیل میں عام طور پر ادب کے سنجیدہ طالب علم اور ماہرین لسانیات آتے ہیں۔ اِن دونوں طبقوں کے افراد کو سامنے رکھتے ہوئے لغت یا فرہنگ کی متعدد شکلیں وضع ہوتی ہیں یا ہوسکتی ہیں۔

مثال کے طور پر لغت کی تقسیم زبانوں کی تعداد کے حوالے سے سامنے آسکتی ہے مثلاً یک زبانی لغت جیسے اردو زبان کے الفاظ کی وضاحت اردو زبان میں کی جائے، اردو کے عام لغات اسی نوعیت کے ہیں۔ دوسرا لغت دوزبانی لغت ہے جیسے انگریزی الفاظ کی وضاحت اردو زبان میں کی جائے "قومی انگریزی اردو لغت"۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ پہلے تو لفظ کی وضاحت اُسی زبان میں کی جائے اور بعد ازاں کسی دوسری زبان یا دوسری زبانوں میں ان الفاظ کے متبادل درج کر دیے جائیں جیسے English into English & Urdu یا English into Urdu & Hindi۔ اسی طرح زبانوں کی تعداد میں مزید اضافہ بھی ہو سکتا ہے جیسے اردو سائنس بورڈ نے "ہُفت زبانی لغت" تیار کیا ہے جس میں اردو زبان کے پاکستان کے علاقائی زبانوں میں موجود متبادل دیے گئے۔ لغت یا فرہنگ کی ایک صورت یہ بھی ہے جس میں الفاظ کے مفاہیم کا اندراج زمانی ترتیب سے کیا جاتا ہے اردو میں اس کی مثال اردو لغت بورڈ کراچی کا "اردو

لغت " کے نام سے منصوبہ ہے جس کی ابھی تک بیس جلدیں شائع ہوئی ہیں۔ اس لغت کی سب سے بڑی افادیت یہ ہے کہ اس کے ذریعے زبان کا ارتقائی سفر اور لفظوں کے بدلتے ہوئے معانی کی تصویر سامنے آجاتی ہے۔

لغت اور فرہنگ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جس میں لفظوں، ان کے معانی اور دیگر شکلوں کی سند نثر اور شاعری سے پیش کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں نوراللغات اور فرہنگ آصفیہ خاص طعر پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ بعض لغات اور فرہنگوں میں الفاظ کا تلفظ اعراب لگ اکر واضح کر دیا جاتا ہے۔ اس کی ایک بہتر مثال "فرہنگ تلفظ" ہے جس میں حروف پر اعراب لگانے کے ساتھ ساتھ ان اعراب کی مختلف علامتوں کی مدد سے نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔ اس طرح "فرہنگ عامرہ" میں الفاظ کے ہجے کر کے ان کا تلفظ واضح کیا گیا ہے۔ بعض لغات میں الفاظ کے مصادر بتائے جاتے ہیں اور اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ لفظ اصل میں کس زبان سے متعلق ہے۔ علاوہ ازیں اس میں الفاظ کی صرفی و نحوی یا گرامر کے مطابق مختلف حیثیتوں کو بھی واضح کر دیا جاتا ہے نیز تذکیر و تانیث بھی درج کی جاتی ہے۔

لغت اور فرہنگ کی تقسیم اختصار اور ضخامت کے اعتبار سے بھی ہو سکتی ہے بعض لغات مختصر اور یک جلدی ہوتے ہیں اور بعض مفصّل جیسے علمی اردو لغت، فیروز اللغات، نسیم اللغات، فرہنگ عامرہ وغیرہ یک جلدی، جامع اللغات دو جلدی جبکہ فرہنگ آصفیہ اور نور اللغات چہار جلدی ہیں۔ مندرجہ بالا عمومی نوعیت کے لغات اور فرہنگ ہیں لیکن بعض لغات ایسے بھی ہیں جن کو خصوصی حیثیت حاصل ہے جیسے "مرقع اقوالا امثال" "خزینہ الامثال"، "اردو فارسی ضرب الامثال" اور "لغاتِ روزمرہ وغیرہ۔ اسی طرح اردو مترادفات، قاموس مترادفات اور اردو تھیسارس بھی خصوصی نوعیت کے لغات کے ذیل میں رکھے جاسکتے ہیں۔ ان لغات کی اہمیت اور اور افادیت سے انکار ممکن نہیں لیکن ان سب میں ایک کمی کا بڑی شدت سے احساس ہوتا ہے اور یہ کہ ان میں دوسری زبانوں کے لغات کے برعکس تصاویر نہیں دی جاتیں حالانکہ بعض اشیاء کی وضاحت تصاویر کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

مختصر یہ کہ لغت اور فرہنگ کی مختلف نوعیتیں ہوتی ہیں اور ہو سکتی ہیں لیکن ان میں الفاظ کو الف بائی ترتیب سے درج کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے الفاظ اور ان کے مفاہیم کو بآسانی تلاش کیا جاسکتا ہے، لغت اور فرہنگ کا اطلاق ہی ایسی کتاب پر ہوتا ہے جس میں الفاظ الف بائی ترتیب سے درج ہوتے ہیں۔ فرہنگ اور لغت کے مفہوم میں اگرچہ ہمارے ہاں کچھ جداگانہ پہلو بھی پیشِ نظر رکھے جاتے ہیں تاہم ان لفظوں میں بنیادی فرق زبان کا ہے۔ فرہنگ فارسی زبان کا لفظ جس کے معنی زبان یا زبان کی تفہیم سے متعلق ہیں اُردو لغت میں فرہنگ کے ضمن میں لکھا ہے:

"لغت، معنوں کی کتاب، الفاظ کے معنی بتانے والی کتاب" (۲)

اہل ایران اس لفظ کو وسعت دے کر کلچر کو بھی اس کے دائرے میں شامل کر لیتے ہیں جیسے خانہ فرہنگ ایران، اس کا تعلق فارسی زبان و کلچر دونوں سے ہے۔ اس کے برعکس لغت عربی الاصل لفظ ہے۔ عربی میں لغت کا اطلاق زبان پر بھی ہوتا ہے جیسے لغتہ العربیہ سے مراد عربی زبان ہے تاہم اہل عرب اس کتاب کو بھی لغت ہی کہتے ہیں جس میں الفاظ کے معانی درج ہوتے ہیں۔ اردو میں لغت اور فرہنگ دونوں الفاظ مروج ہیں اور اِن کا اطلاق اُن کتابوں پر کیا جاتا ہے جن میں الفاظ اور ان کے مفاہیم درج ہوتے

ہیں جیسے اردو لغت، جامع اللغات، فرہنگِ آصفیہ اور فرہنگِ عامرہ وغیرہ لیکن بعض اوقات ان دونوں میں فرق بھی کیا جاتا ہے اور یہ فرق عموماً طریقہ کار کی بجائے دائرہ کار کا ہوتا ہے حالانکہ یہ فرق اضافی ہے۔

اُردو لغت اور فرہنگ کے لیے عموماً ڈکشنری کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے لیکن انگریزی میں ڈکشنری کے ساتھ ساتھ ایک اور لفظ Glossary بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ "قومی انگریزی اردو لغت" میں ڈکشنری (Dictionary) کی ذیل میں لکھا ہے۔ "لغت؛ قاموس؛ فرہنگ؛ ایک ایسی کتاب جس میں کسی زبان کے الفاظ کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے درج کیا گیا ہو اور اس میں ان کے معانی کی تشریح، تلفظ، اشتقاق اور دیگر معلومات درج ہوں؛

> لغات، کتابِ الفاظ؛ کوئی ایسی کتاب جس میں مکمل موضوع یا شعبۂ موضوع کے بارے میں معلومات حروفِ تہجی کے اعتبار سے ترتیب شدہ اندراجات یا عنوانات کے تحت ہوں۔"(۳)

اسی طرح "The New Lexicon Webster Dictionary of the English Language" میں ڈکشنری کی ذیل میں لکھا ہے۔

> "A book containing the words or a choice of the words of a Language
> arranged in alphabetical order with their definition and often indicating
> indicating their pronunciation, part of speech, common usage etc." (4)

کی وضاحت Glossary جب کہ "ڈکشنری آف اردو کلاسیکل ہندی اینڈ انگلش" میں لفظ یوں کی گئی ہے۔

> "A list of difficult old technical or foreign words with explanations. usually at the end of the text." (5)

"قومی انگریزی اردو لغت" میں Glossary کے معنی یوں بیان ہوئے ہیں۔

> "فرہنگ؛ کتابِ لغت؛ کسی موضوع یا کسی کتاب کے دقیق الفاظ، اصطلاحات وغیرہ کی فہرست اور ان کے معانی؛ حاشیہ؛ شرح۔"(۶)

لغت اور فرہنگ کے محولہ بالا مطالب کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ لغت میں کسی زبان کے الفاظ کا مکمل ذخیرہ اور ان کے تمام ممکنہ معانی درج ہوتے ہیں لیکن فرہنگ عموماً کسی مخصوص متن کے الفاظ اور ان کے مفاہیم تک محدود ہوتی ہے جو خاص متن سے مراد ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا تمام توضیحات سے فرہنگ کے جو معانی متعین ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ کسی خاص متن کے پیچیدہ، مشکل اور متروک الفاظ، غیر ملکی و مقامی بولیوں کے الفاظ و محاورات، روزمرہ، علوم و فنون کی اصطلاحات وغیرہ کے مفاہیم کی فہرست مرتب کرنا۔ ایسی فہرستیں عموماً کتاب کی شکل میں علٰحدہ بھی ترتیب دی جاتی ہیں اور کسی متن کے آخر میں بھی دے دی جاتی ہیں مثال کے طور پر رشید حسن خاں کے مرتبہ متون کے آخر میں فرہنگ موجود ہے۔ اسی طرح دیوان فائز مرتبہ مسعود حسن رضوی ادیب کے آخر میں بھی فرہنگ ہے۔ مشفق خواجہ نے "کلیاتِ یگانہ" مرتب کی تو اس کے آخر میں بھی فرہنگ کو شامل کیا گیا تاکہ قارئین مشکل و پیچیدہ الفاظ کے مفاہیم تک رسائی حاصل کر سکیں۔ ڈاکٹر محمد خاں اشرف اور ڈاکٹر عظمت رباب نے "اُردو کلیاتِ غالب، نسخہ اشرف" کی ترتیب و تدوین کی۔ اس کے حوالے سے "اشرف اللغات" میں اس کا حوالہ یوں درج کیا گیا ہے:

"اگر فرہنگ زیادہ صفحات پر مشتمل ہو یا اس کی الگ افادیت ہو تو اس کو علیحدہ کتاب کی صورت میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مدونین نے "اردو کلیاتِ غالب (نسخہ اشرف)" کی فرہنگ تیار کی اور اس کو اس کی ضخامت کے باعث ایک علیحدہ کتاب کی صورت میں شائع کیا گیا کیونکہ استعمال کی سہولت کے علاوہ یہ فرہنگ متداول دیوانِ غالب کی تفہیم میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔"(۷)

اُردو میں لغت کے ابتدائی کتب کے سلسلے میں "خالق باری" اور "لغاتِ گجری" کا نام لیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سید عبد اللہ نے سراج الدین خاں آرزو کے "نوادر الالفاظ" کے مقدمہ میں اردو لغت کے باقائدہ آغاز کا سلسلہ عہد عالمگیری میں لکھے گئے "غرائب اللغات" سے منسلک کیا ہے۔ لغت نویسی کا یہ سلسلہ مختلف مراحل طے کرتا ہوا اردو لغت بورڈ کراچی کے تحت ترتیب پانے والے "اردو لغت" سے آملتا ہے۔ اس کی اب تک بیس جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور لغت میں حرف "ن" کا آخری لفظ "نھ" ہے اور یہ ابھی تک تشنہء تکمیل ہے۔ دوسری طرف اردو کے کلاسیکی سرمائے بشمول نظم و نثر کی تفہیم کے لیے کلام کی اجتماعی اور انفرادی فرہنگ سازی کی روایت بھی پروان چڑھ رہی ہے رشید حسن خاں نے اپنی مرتبہ کتب مثلاً باغ و بہار، فسانہء عجائب، سحر البیان اور گلزار نسیم کے آخر میں ان متون کی جو فرہنگیں تیار کی تھیں انہیں یکجا کر کے "کلاسیکی اردو کی فرہنگ" کے نام سے شائع کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ چند دیگر اہل قلم نے مختلف متون کی فرہنگیں تیار کی ہیں تا کہ قارئین سہولت کے ساتھ اصل متن کی تفہیم کر سکیں۔ اس سلسلے میں چند فرہنگوں کے نام ذیل میں دیے جا رہے ہیں۔

فرہنگ غالب	امتیاز علی عرشی	۱۹۴۷ء
فرہنگ انیس	نائب حسین نقوی	۱۹۸۳ء
فرہنگ اقبال	نسیم امروہوی	۱۹۴۸ء
فرہنگ کلیاتِ میر	ڈاکٹر فرید احمد	۱۹۸۸ء
فرہنگ نظیر	شریف احمد قریشی	۱۹۹۱ء
فرہنگ کلام میر	شاہینہ تبسم	۱۹۹۳ء
فرہنگ فسانہ آزاد	اکبر حسین قریشی	۱۹۹۴ء
فرہنگ طلسم ہوشربا	اکبر حسین قریشی	۱۹۹۵ء
فرہنگ اردو کلیاتِ غالب، ڈاکٹر محمد خاں اشرف، ڈاکٹر عظمت رباب		۲۰۱۲ء

پچھلے چند برسوں سے فرہنگ سازی کی طرف خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ خاص طور پر جامعات میں تحقیق سے دلچسپی رکھنے والے طلبا اس موضوع میں خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ جامعات میں بی ایس اردو اور ایم فِل اُردو سطح کے متعدد تحقیقی مقالات اس حوالے سے لکھوائے جاچکے ہیں جن کا مطالعہ بذاتِ خود ایک تحقیقی موضوع کی حیثیت رکھتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ مالک رام، لغت نویسی کے مسائل، گوپی چند نارنگ، پروفیسر (مرتب)، لغت نویسی کے مسائل، نئی دہلی، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۸۵ء، ص۱۷

۲۔ اُردو لغت، جلد سیز دہم، کراچی، اُردو لغت بورڈ، ۱۹۹۱ء ص:۲۷۵

۳۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، قومی انگریزی اردو لغت، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، طبع پنجم، ۲۰۰۲ء، ص:۳۸۱

4. The New Lexicon Webster Dictionary of the English Language. New York: Publishers Inc, 1989,p.297

5. Platts, John. Dictionary of Urdu Classical Hindi and English. Zford: Oxford University Press, 1885,p.280

۶۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، قومی انگریزی اُردو لغت, ص:۱۸۹

۷۔ ڈاکٹر محمد خاں اشرف، ڈاکٹر عظمت رباب، اشرف اللغات، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۸ء ص ۳۶۴

References in Roman Script:

1. Malik Ram,Lughat Navisi Kay Masail, Gopi chand Narang, Professor (Maratb), Lughat Navisi Kay Masail, New Delhi, Maktaba Jamia Limited, 1985, p.17

2. Urdu Dictionary, Volume 10, Karachi, Urdu Lughat Board, 1991,p.275

3. Jameel Jalbi, Dr.,Qaumi Angrezi Urdu Lughat, Islamabad, Muqtadra Qaumi Zuban, Fifth Edition, 2002,p:381

4. The New Lexicon Webster's Dictionary of the English Language. New York, Publishers Inc., 1989.p.297

5. Platts, John. Dictionary of Urdu Classical Hindi and English. Zford,Oxford University Press, 1885,p.280

6. Jameel Jalbi, Dr., Qaumi Angrezi Urdu Lughat,p.189

7. Dr. Muhammad Khan Ashraf, Dr. Azmat Rabab, Ashraf Al-Laghat, Lahore, Sang-e-Meel Publications, 2018, p. 364